السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر 1: کیا رسول کریم ﷺ سے وتر کی نماز میں دعائے قنوت کے لئے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے یا نہیں؟ نیز ہاتھ اٹھانے کا صحیح طریقہ بھی بتائیں کیونکہ جماعت اہل حدیث اور حضرات احناف دونوں وتر کی دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن دونوں کے طریقوں میں فرق ہے، علمائے اہل حدیث دعا کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اور علمائے احناف تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ دونوں مسالک کے دلائل بھی بتائیں تو مہربانی ہوگی؟

(سوال نمبر ۲: نبی کریم ﷺ اکثر اوقات نماز وتر کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے، ایک یا تین یا پانچ وغیرہ؟ (سائل: سیدنا درشاہ، جنگل خیل کوہاٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاًیہ واضح رہے کہ سنن ابن ماجہ کی درج ذیل ایک روایت کے علاوہ کسی حدیث صحیح میں قنوت وتر رسول اللہ ﷺ سے فعلاًثابت نہیں، سنن ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وقالَ السِندِیُّ فِي حاشِيَتِه وفِي الزوائد اسناده صحيح ورجاله ثقات۔ (سنن ابن ماجہ: ص ۲۵۹ ج ا طبع مصر

''رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت کرتے تھے۔''

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کرنے کا ذکر تو ہے، لیکن تمام محققین اہل علم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کے متعلق جو کچھ ثابت ہے وہ صبح کے نماز سے تعلق رکھتا ہے، وتر کی نماز سے نہیں۔ امام ابو طاہر مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادیؒ لکھتے ہیں:

لن یرد فی الصحیح انه صلی اللہ علیه واله وسلم قرأالقنوت فی صلاة الوتر اَصلا۔ قال الامام احمد کل ما ثبت فی القنوت فمجموعة فی صلوة الصبح ولم یثبت فی الوتر اصلا بل لم یرو لکن جماعة من الصحابة کانو یقروٗن القنوت فی صلوة الوتر لحدیث مسند (الامام احمد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنه قال علمنی رسول اللہ ﷺ کلمات اَقولھن فی قنوت الوتر ''اللھم اھدنی فیمن ھدیت۔۔۔ الخ''۔ (سفر السعادة: ص ۳۷

صحیح احادیث کے مطابق نماز وتر میں رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کا ثبوت بہم نہیں پہنچتا۔ ہاں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتروں میں اس حدیث کی رو سے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اَللّٰھُمَّ اھدِنِی فِیْمَن ھَدَیتَ الخ۔ وتروں میں پڑھنے کے لئے سکھائی تھی۔

(شیخ عبدالحقؒ نے شرح سفر السعادة میں جو اس پر لکھا ہے وہ قابل غور اور تحقیق کے قریب ہے۔ (ع، ح

ثانیاً: اس دعا میں رفع یدین اس طرح ہوگی جس طرح دعا مانگتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اور درج ذیل آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ وغیرہ سے یہی رفع الیدین ثابت ہے

عن الأسود اَن عبداللہ بن مَسعُود کَانَ یَرفَعُ یَدیهِ فِی القُنُوتِ الی صدره۔ (۱)

عَن أَبِي عُثْمَان النَّهدِيّ، كَانَ عُمرُ، يَقْنُتُ بِنَا فِي صَلَاةِ الْغدَاةِ، وَيَرْفَعُ يَدَيهِ حَتَّى يُخرِجَ ضَبْعَيهِ (۲)

کَان ابو ھریرة یَرفَعُ یَدَیہِ فِی قُنُوتِهِ فِی شَھرِ رَمَضَان۔ (۳)

(عن اَبِی قلابة وَمَکحُول ان۔ ھُما کَانَا یَرفَعَانِ اَیدِیھمَا فِی قُنُوتِ رَمَضَان۔ (قیام اللیل مروزی: ص ۱۳۴۔ تحفة الأحوذی: ص ۳۴۳ ج ۱ (۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قلابہ اور امام مکحولؒ دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ رفع الیدین وہ ہے جو دعا کے آداب میں سے ہے تکبیر تحریمہ کی طرح یہ رفع الیدین نہیں، جیسا کہ حنفیہ کرتے ہیں کیونکہ قنوت دعا ہے۔ چنانچہ محدث عبدالرحمان مبارک پوریؒ لکھتے ہیں:

(الظَّاھِرُ مِنھَا ثُبُوتُ رَفعِ الیَدَینِ کَرَفعِھِمَا فِی الدُّعَاءِ۔ (تحفة الأحوذی شرح ترمذی: ص ۳۴۳ ج ۱

مشہور حنفی محدث امام طحاویؒ کے کلام سے بھی قنوت میں دعا کی طرح ہاتھ اٹھانے کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ چنانچہ مختصر طحاوی میں ہے:

(وقد کَانَ فِی آخِرِ عُمرِہِ رای رفع الیدین فی الدعاء فی الوتر۔ (ص ۲۸ طبع مصر

''امام ابویوسف آخری عمر میں دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔''

غرض کہ دعائے قنوت میں اگر ہاتھ اٹھارے جائیں تو اسی طرح جو آداب دعا سے ہے، تاہم سینہ کے اوپر وہ بھی نہیں ہونے چاہئیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ قنوت میں رفع الیدین فعلاً اور مرفوعاً صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کی بنا عموم احادیث پر استدلال ہے اور آثار پر صراحت ہے۔ واللہ اعلم

جواب نمبر ۲: صحیح احادیث کے مطابق ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، اور ۱۳ رکعت وتر ثابت ہیں۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں

(قُلتُ فِی قَول اَکثَرِ ھِم اَقَلُّ الوِترِ رَکعَۃ وَاَکثَرُہُ اِحدی عشرۃ اَوثلث ومازاد فھواَفضل وعندالحنفیۃ الوترثلاث لایزید ولا ینقص۔ (مسوی برحاشیہ مصفی: ص ۱۲۷

باقی رہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث:

(قَالَ قَالَ رَسُولَ اللہ ﷺ لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ لَا تَشَبّھُوا بِالمَغرِبِ وَلَکِن اَوتِرُوا بِخَمسٍ اَو بِسبعٍ بِتِسعٍ اَو بِاحدی عشرۃ اَو اَکثر من ذلک۔ قال العراقی اسنادہ صحیح۔ (نیل الاوطار: ص ۴۱ ج ۳ باب الوتر برکعۃ وبثلاث (وخمس وسبع وتسع

تو اس مطلب ہے کہ ایک سلام کے ساتھ تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے فرضوں کے ساتھ مشابہت پیدا نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کا ذکر اس حدیث میں رہے۔ جو بروایت سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

یَا اُمَّ المُؤمِنِینَ اَنبِئِینِی عَن وِترِ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: کُنَّا نُعِدُّ لَہٗ سِوَاکَہٗ وَطَھُورَہٗ فَیَبعَثُہُ اللہُ مَا شَاءَ اَن یَبعَثَہٗ مِنَ اللَّیلِ فَیَتَسَوَّکُ وَ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلّی تِسعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یَقعُدُ فَیَذکُرُ اللہَ وَیَحمَدُہٗ وَیَدعُوہٗ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسلِیمًا یُسمِعُنَا ثُمَّ یُصَلّی رَکعَتَینِ بَعدَمَا یُسَلِّمُ وَھُوَ قَاعِد فَتِلکَ اِحدَی عَشَرَۃ رَکعَۃ یَا بُنَیَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحمُ اَوتَرَ بِسَبعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکعَتَینِ مِثلَ صَنِیعِہٖ فِی الاُولَی فَتِلکَ تِسعٌ یَا بُنَیَّ۔ (مشکوۃ المصابیح: ۱۱۱ ج ۱ باب الوتر)

سعد کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کتنی رکعت پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات کو گیارہ رکعت وتر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہوگئے تو آپ نو رکعت پڑھنے لگے ان گیارہ رکعتوں میں دس رکعت نفل ہوتے اور ایک رکعت وتر ہوتا تھا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص511

محدث فتویٰ